



سوال

(7) عذابِ قبر کی وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عذابِ قبر کے متعلق وضاحت کریں کہ وہ دنیا والی قبر میں ہوتا ہے، اگر اسی قبر میں ہوتا ہے تو جن لوگوں کو خوشخوار درندے کھا جاتے ہیں یا جو ڈوب کر یا جل کر مر جاتے ہیں، انہیں کہاں عذاب ہوگا، اس کا جواب تفصیل سے دیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

۱ تعالیٰ نے انسانوں کے اعتبار سے چار عالم بنائے ہیں۔ پہلا عالم یہ ہے جہاں ان کی ارواح کو پیدا کر کے وہاں رکھا گیا، جسے ”عالم ارواح“ کہتے ہیں۔ اس عالم میں ارواح کا ذاتی جسم تو ہے لیکن ان کے قرار و سکون کے لیے کوئی وجود نہیں۔ دوسرا عالم جب انہیں عارضی طور پر قرار و سکون کے لیے ایک وجود دیا گیا، اسے ”عالم دنیا“ کہا جاتا ہے، پھر ایک مقررہ مدت کے بعد انہیں جسم سے الگ کر دیا جائے گا، اسے ”عالم برزخ یا عالم قبر“ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ آخر میں ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسانی ارواح کو ان کے اجسام سے ہمیشہ کے لیے بیوست کر دیا جائے گا، اسے ”عالم آخرت“ کہتے ہیں۔ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے لیے عارضی طور پر جزا و سزا کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اگر بد کردار ہے تو سزا کا حق دار ہے، بنیادی طور پر سزا روح کو دی جاتی ہے کیونکہ جسم اس روح کا آلہ کار تھا، اس لیے جسم کو بھی اس سزا کا پورا پورا احساس ہوگا۔ مرنے کے بعد جہاں انسان کا جسم پڑا ہے۔ وہی اس کی قبر ہے نواہ اسے کسی گڑھے (قبر) میں دفن کر دیا جائے، یاد رندوں کے پیٹ میں ہو یا کسی سمندر کی تہ میں ہو، قرآن کریم نے بیان کیا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو قبر ملتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ا نے انسان کو پیدا کیا، پھر اس کی تقدیر مقرر کی، پھر اس کے لیے راستہ آسان کیا، پھر اسے موت دی اور قبر میں رکھا، پھر جب چاہے گا دوبارہ اٹھالے گا۔“

[۸۰/عس: ۲۲ تا ۲۹]

چونکہ اکثر انسانوں کو قبر ملتی ہے، اس لیے اکثر احکام اسی قبر سے متعلق ہیں، ہمارے نزدیک جن لوگوں کو یہ قبر ملتی ہے انہیں اسی دنیاوی قبر میں جزا و سزا کا احساس ہوگا، کوئی برزخی قبر اس کے علاوہ نہیں ہے۔ یہ ڈاکٹر مسعود الدین کرہی والے کی دریافت ہے جسے اب یقین ہو چکا ہوگا کہ اسی دنیاوی قبر میں جزا و سزا ملتی ہے۔ ہمارے اس دعویٰ (دنیاوی قبر میں سزا و جزا ہوتی ہے) کی دلیل یہ ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ قبرستان کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ”یہ دونی قبریں کن کی ہیں؟ انہیں سزا دی جا رہی ہے، ان میں ایک چغلیاں کرتا تھا اور دوسرا لپٹے پٹاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا، انہیں ان جرائم کی پاداش میں عذاب دیا جا رہا ہے۔“ [صحیح بخاری، الجناز، ۱۳۷۸]

یہ حدیث صریح ہے کہ دنیاوی قبر میں ہی جزا و سزا کا سلسلہ جاری ہوتا ہے کیونکہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ٹہنی کے ٹکڑے انہی دنیاوی قبروں پر گاڑ کر فرمایا تھا: ”امید ہے کہ ان کے خشک ہونے تک ا تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف کریں گے۔“ جن لوگوں کو یہ قبر نہیں ملتی ہے ان کے لیے وہی مقام قبر ہے جہاں ان کے جسم کے ٹکڑے



یاریزے پڑے ہیں۔ اس طرح عقل و نقل میں تطبیق ہو جاتی ہے اور ان میں کوئی الجھن باقی نہیں رہتی۔

ہذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2، صفحہ: 50